بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

خطبہ نمبر ۴۸

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	یکم فتح ۱۳۴۵ھش ۔ ۱۷ شعبان ۱۳۸۶ھ ۔ یکم دسمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۷۹

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۳۰ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ہلکی سی نزلہ کی تکلیف ہے ویسے طبیعت اچھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

• ربوہ ۳۰ نومبر۔ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچے موحد وہی ہیں جو اپنی نیکی ذرہ بھر بھی ظاہر نہیں کرتے

یہ عادت اللہ ہے کہ جو کچھ بننے کی آرزو کرتے ہیں وہ محروم رہتے ہیں

"یہ مت سمجھو کہ انبیاء و رسل اپنے مبعوث ہونے کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں وہ تو ایسی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں کہ بالکل گمنام رہیں اور کوئی ان کو نہ جانے مگر خدا تعالیٰ زور سے ان کو حجرہ سے باہر نکالتا ہے۔ ہر ایک نبی کی زندگی ایسی ہی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو دنیا سے پوشیدہ رہنا چاہتے تھے یہی وجہ تھی کہ وہ غارِ حرا میں چھپ کر رہتے اور عبادت کرتے رہتے۔ ان کو کبھی وہم بھی نہ آتا تھا کہ وہ وہاں سے نکل کر کہیں

یا ایّھا النّاس انّی رسول اللہ الیکم جمیعاً

آپ کا منشا یہی تھا کہ پوشیدہ زندگی بسر کریں مگر اللہ تعالیٰ نے یہ نہ چاہا اور آپ کو مبعوث فرما کر باہر نکالا۔ اور یہ عادت اللہ ہے کہ جو کچھ بننے کی آرزو کرتے ہیں وہ محروم رہتے ہیں اور جو چھپنا چاہتے ہیں وہ ان کو باہر نکالتا اور سب کچھ بنا دیتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ خوب سمجھ رکھو کہ سچے موحد وہی ہیں جو ذرہ بھر نیکی ظاہر نہیں کرتے اور نہ سچائی کے قبول کرنے میں دنیا سے ڈرتے ہیں۔ اگر دنیا ان کے کسی فعل سے بدکتی ہے تو انہیں پرواہ نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۸۷-۳۸۸)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی باسکٹ بال ٹیم نے سرگودہا ڈویژن کی چیمپئن شپ بھی جیت لی

ربوہ ۳۰ نومبر۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی باسکٹ بال ٹیم نے پاکستان ماڈل ہائی سکول لائل پور کی ٹیم کو (جو ضلع لائل پور کی چیمپئن تھی) ۱۵ کے مقابلہ میں ۹۸ سکور پر ہرا کر سرگودہا ڈویژن کی چیمپئن شپ بھی جیت لی۔ الحمد للہ

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سکول ہذا کے لئے مبارک کرے آمین

خواجہ نصیر الدین
انچارج گیمز

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں

نکاح کی مبارک تقریب

ربوہ ۳۰ نومبر۔ نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ یہ خبر احباب تک پہنچائی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے فرزند مکرم مصطفیٰ احمد خان صاحب کا نکاح صاحبزادی امۃ المجیب صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ نکاح کا اعلان کرنے سے قبل حضور نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا (خطبہ کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

مکرم مصطفیٰ احمد خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے، حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ اسی طرح صاحبزادی امۃ المجیب صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور پڑنواسی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی نواسی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی ہیں۔

ادارہ الفضل نکاح کی اس تقریب سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، محترم جناب صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں بزرگ خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین اللّٰھم آمین

مدیر مسئول ... پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

تحریکِ جدید کے تمام مطالبات قرآن مجید کے پیشکردہ مطالبہ جہاد کی ہی مختلف شقیں ہیں

دفتر دوم کے مجاہدین کو بہت چُست ہونے کی ضرورت ہے

دفتر سوم کے وعدے بھی کم از کم ایک لاکھ تک ہونے چاہئیں

اللہ تعالیٰ کے شاکر بندے بننے کی کوشش کرو تا کہ تمہیں محض اسی کے فضل سے مزید قربانیوں کی توفیق ملے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد، تعوذ اور فاتحہ شریف کی تلاوت کے بعد حضور پُر نور نے یہ دو آیہ کریمہ پڑھیں:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اور پھر فرمایا:

آج میں

تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

کرنا چاہتا ہوں۔ مالی قربانیوں کے لحاظ سے تحریکِ جدید کے اس وقت تین حصے ہیں اور وہ تین دفتر کہلاتے ہیں۔ دفتر اول، دفتر دوم، دفتر سوم۔ دفتر اول کا تینتیسواں سال جا رہا ہے۔ دفتر دوم کا بائیسواں سال جا رہا ہے۔ اور دفتر سوم کا پہلا سال جا رہا ہے۔ تحریکِ جدید کے بہت سے مطالبات ہیں۔ جن کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں پانچ چھ خطبات دیئے۔ اگر آپ ان خطبات کا مطالعہ کریں تو آپ جان لیں گے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذہن میں

ایک نہایت ہی اہم اور دُور رس سکیم

تھی۔ جس کی اہمیت بتاتے ہوئے ہی حضور نے غالباً دو یا اس سے زائد خطبات دیئے تھے میں نے گزشتہ دنوں ان خطبات کو دوبارہ پڑھا اور ان پر غور کیا تو میری توجہ اس طرف گئی کہ تمام مطالبات جو تحریکِ جدید کے ضمن میں اس سکیم کے ماتحت آپ نے جماعت احمدیہ سے کئے ہیں۔ وہ سارے کے سارے قرآن مجید کے پیشکردہ

مطالبۂ جہاد کی مختلف شقیں ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اے وہ لوگو جو دعوے کرتے ہو کہ ہم خدا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس تعلیم پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف لائے ہیں۔ ایمان لاتے ہیں۔ آؤ میں ایسی تجارت کی نشان دہی کروں کہ اگر تم یہ سودا اپنے رب سے کرلو۔ تو تم اس عذاب الیم سے بچ جاؤ گے۔ جو ان لوگوں کے لئے مقدر ہے جو اس قسم کا سودا اور اس قسم کی تجارت اپنے پیدا کرنے والے سے نہیں کرتے فرمایا۔ تؤمنون باللہ ایک تو یہ کہ تم اپنے دل اور زبان اور اپنی کوششوں سے یہ ثابت کرو کہ تم واقعہ میں ایمان لائے ہو۔ یہ تمہارا محض ایک کھوکھلا اور زبانی دعوےٰ ہی نہیں ہے۔

اور اس کے ساتھ یہ کہ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تم اللہ کے رستہ میں جہاد کرو۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر

اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے

جہاد اور مجاہدہ کرو۔

سبیل اس راہ کو کہتے ہیں جو کسی خاص جگہ پر پہنچانے والی ہو۔ تو سبیل اللہ وہ راستہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔ وہ راہ جو خدا تعالیٰ کا مقرب بنا دیتی ہے۔ وہ راہ جو خدا کی رضا کے حصول میں ممد و معاون ہے وہ راہ جس کے آخر پر اللہ تعالیٰ کی رحمت انسان کو مل جاتی ہے۔ اور پھر انسان بھی اپنے تمام دل، اپنی تمام روح، اور اپنے تمام حواس کے ساتھ اپنے مولا سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ بلکہ اس کے روئیں روئیں سے اپنے رب کی محبت پھوٹ کر نکل رہی ہوتی ہے۔ تو اس آیت میں یہ فرمایا کہ جس تجارت کی طرف میں تمہیں بلاتا ہوں اور جس کی طرف تمہاری راہ نمائی کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے اپنی جانوں کو مجاہدہ میں ڈالو۔ اور

تمہارا یہ مجاہدہ اور تمہارا یہ جہاد

اموال کے ذریعہ سے بھی ہو۔ اور تمہارے نفوس کے ذریعہ سے بھی ہو ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور اگر تمہیں حقیقت کا علم ہو جائے تو تم سمجھ جاؤ۔ کہ دراصل اسی چیز میں تمہاری بھلائی ہے۔

اس خَیْرٌ لَّكُمْ کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرۃ کی آیت ۲۱۹ میں یوں فرمائی ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ کہ وہ لوگ جو ایمان لائے۔

اور جنہوں نے مجاہدہ کیا اس رنگ میں کہ انہوں نے خواہشاتِ نفسانی کو خدا تعالیٰ کی خاطر چھوڑا۔ اس رنگ میں کہ انہوں نے

اپنے پیدا کرنیوالے کی خوشنودی

کے حصول کے لئے گناہوں سے اجتناب کیا۔ (ھَاجَرُوْا) ۔ اور انہوں نے اپنے ماحول؛ اپنے، املاک (اپنی جائدادوں)، اپنے کنبہ اور اپنے شہر اور اپنے علاقہ کو خدا تعالیٰ کی خاطر ترک کیا۔ اور خدا تعالیٰ کی رضاء کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے گئے۔ وَجَاهَدُوْا اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے نیکی کے راستوں پر شوق اور بشاشت کے ساتھ قدم مارا۔ اولٰئک یرجون رحمۃ اللہ۔ یہی وہ لوگ ہیں جو امید رکھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں حاصل ہو جائے گی۔

اولٰئک یرجون رحمۃ اللہ

یہ وہ لوگ ہیں

جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھ سکتے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں ضرور مل جائے گی۔ پھر اس کا مطلب یہ بھی ہوا کہ جو شخص بدیوں کو ترک نہیں کرتا اور نیکیوں کو اختیار نہیں کرتا۔ وہ یہ امید نہیں رکھ سکتا کہ اللہ تعالیٰ اس سے رحمت کے ساتھ سلوک کرے گا۔ یہ امید کہ میرا رب میرے ساتھ رحمت کا سلوک کرے گا وہی رکھ سکتا ہے جو بدیوں کو ترک کرتا اور نیکی کی راہوں کو اختیار کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا کہ جب تم بدیوں کو ترک کر کے اور نیکیوں کو اختیار کر کے میری

رحمت کے امیدوار بن جاؤ گے

تو پھر میں اپنے فضل کے ساتھ حقیقتاً اور واقعۃً تمہیں اپنی رحمت عطا کر دوں گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ مائدہ میں فرماتا ہے۔

یاایّھا الّذین اٰمنوا من یرتدّ منکم عن دینہٖ فسوف یاتی اللہ بقومٍ یحبّھم ویحبّونہٗ اذلّۃٍ علی المؤمنین اعزّۃٍ علی الکٰفرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائمٍ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یّشاء واللہ واسعٌ علیمٌ۔ (آیت ۵۵)

فرمایا کہ بعض انسان تو ایمان لانے کے بعد ارتداد اختیار کر جاتے ہیں۔ اور بعض ایمان لاتے اور پھر پختگی اور استقلال اور فدائیت کے ساتھ اس پر قائم ہو جاتے ہیں۔

وہ لوگ جو استقلال کے ساتھ

نیکیوں پر مداومت

اختیار کرتے ہیں۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یحبّھم ویحبّونہٗ کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے۔ اور وہ اس سے محبت کرتے اور اس کی رضا پر راضی رہتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو مومنوں پر شفقت کرنے والے ہیں (ہر مومن تمام دوسرے مومنوں کے آگے بچھتا چلا جاتا ہے)

یہ وہ لوگ ہیں

اعزّۃٍ علی الکٰفرین جو کافروں کے مقابلہ میں سخت ہیں۔ جب کافر اچھے لوہے کی تلواریں لے کر ان کے مقابلہ پر آتے ہیں تو ان کی ٹوٹی ہوئی، خراب اور ناقابلِ اعتبار لوہے کی بنی ہوئی تلواریں بھی ان کافروں کی تلواروں کے مقابلہ میں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے عملاً سخت نظر آتی ہیں۔ کیونکہ ان کی کاٹ زیادہ نظر آتی ہے۔ اسی طرح جب یہ لوگ دلائلِ حقّہ کے ساتھ کافروں کے باطل عقائد اور ان باطل عقائد کے حق میں باطل دلائل کا مقابلہ کرتے ہیں تو ان کے منہ بند کر دیتے ہیں۔ اور جب کافر لوگ مختلف قسم کی رسوم اور بدعات کے ذریعہ اور مختلف قسم کی لالچ دے کر ان کو راہِ صداقت سے ہٹانا چاہتے ہیں تو یہ لوگ ان کا اثر قبول نہیں کرتے (اعزّۃٍ علی الکٰفرین)۔

فرمایا کہ ہم جو ایسے گروہ سے

محبت کا سلوک

کرتے ہیں تو اسی لئے کہ یجاھدون فی سبیل اللہ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی پوری طاقت اور پوری قوت اور اپنے پورے وسائل اور تمام تدابیر خدا تعالیٰ کی رضاء کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اس کے راستہ میں مجاہدہ کرنے والے ہوتے ہیں۔

ولا یخافون لومۃ لائمٍ اور کسی موقع پر بھی کسی

ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف

ان کے دل میں پیدا نہیں ہوتا وہ یہ نہیں خیال کرتے کہ ہماری برادری کیا کہے گی وہ صرف یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا رب کیا کہے گا۔ ان کے دلوں میں یہ خوف پیدا نہیں ہوتا کہ جس ماحول میں ہم رہ رہے ہیں اس میں ہم نے خدا کے بتائے ہوئے طریق کے خلاف رسوم کو ادا نہ کیا۔ تو ہمارا ناک کٹ جائے گا کیونکہ وہ اس یقین پر قائم ہوتے ہیں کہ ناک کا کٹنا یا ناک کا رکھنا محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے اور ساری عزتیں اسی کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔

وہی تمام عزتوں کا سرچشمہ ہے

تو فرمایا ولا یخافون لومۃ لائمٍ

—— ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یّشاء پہلے فرمایا تھا کہ تم امید رکھ سکتے ہو کہ پھر تمہارا خدا تم سے محبت کرنے لگے گا۔ اب یہاں یہ وضاحت کی کہ اللہ تعالیٰ جو ان سے عملاً محبت کرنے لگ جاتا ہے تو وہ اس وجہ سے نہیں کہ انہوں نے بظاہر بدیوں کو چھوڑا اور بظاہر نیکیوں کو اختیار کیا بلکہ چونکہ ہر انسان کے اعمال اور خیالات میں کچھ چھپی ہوئی برائیاں اور کمزوریاں رہ جاتی ہیں اس لئے کوئی شخص یہ امید نہیں رکھ سکتا۔ اور نہ ہی

اسلامی تعلیم کے مطابق

اسے ایسی امید رکھنی چاہیئے کہ وہ محض اپنے اعمال یا اچھے خیالات یا اچھی زبان کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضاء کو ضرور حاصل کرے گا۔ یہ تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔

—— یؤتیہ من یّشاء اور وہ اپنی محبت کی خلعت سے صرف اسے ہی نوازتا ہے۔ جو اس کی نگاہ میں پسندیدہ ہوتا ہے۔ (من یّشاء)

اللہ تعالیٰ نے یہاں ایک اور بات بھی بتائی واللہ واسعٌ علیمٌ چونکہ اللہ تعالیٰ علم غیب رکھتا ہے اس لئے جب وہ چاہتا ہے۔ اپنی صفت واسعٌ کا اظہار کرتا ہے۔

پس یہاں یہ امید دلائی کہ

یہ مقامِ قرب و رضاء

جس کی طرف یہ آیت اشارہ کر رہی ہے اس کی کوئی انتہا نہیں۔ ہر مقامِ قرب کے بعد قرب کا ایک اور مقام بھی ہے۔ کیونکہ انسان کسی شکل میں ہی کیوں نہ ہو۔ اس مادی دنیا میں مادی جسم کے ساتھ یا اس اخروی زندگی میں ایک روحانی جسم کے ساتھ اس کے اور اس کے رب کے درمیان غیر محدود فاصلے ہیں۔ یعنی قرب ایک نسبتی چیز ہے اور اگر انسان قرب کی راہیں ابدی طور پر ہر آن طے کرتا چلا جائے تب بھی وہ خدا کے قرب کا آخری مقام حاصل نہیں کر سکتا جس کے اوپر کوئی اور مقامِ قرب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تو بڑی ہی ارفع ہے۔ بلندی کے بعد بلندی انسان کو حاصل ہوتی رہتی ہے اور خوش قسمت انسانوں کو حاصل ہوتی رہے گی لیکن یہ فاصلے غیر محدود ہیں اور

قرب کی غیر محدود راہیں

کھولتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واللہ واسعٌ کہ جس پر وہ نگاہِ رضا ڈالتا ہے اسکو اس کی محبت حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ مقامِ رضا ایسا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ پھر عاجزانہ دعائیں اس کی محبت میں اضافہ کرتی چلی جاتی ہیں اور مزید فضل اور بخشش کا اسے وارث قرار دیتی ہیں۔ پھر جب وہ مزید فضل اور بخشش کا وارث بنتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کا پہلے سے بھی زیادہ شکرگزار بندہ بن جاتا ہے اور جب وہ پہلے سے بھی زیادہ شکرگزار بندہ بنتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے سے بھی زیادہ اس سے محبت کا سلوک کرنے لگ جاتا ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ خدا مجھ سے پہلے سے بھی زیادہ محبت کا سلوک کر رہا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اور بھی زیادہ جھک جاتا ہے اور اس طرح ایک سلسلہ قائم ہو جاتا ہے۔ اور ہر آن بندہ خدائے واسع کی صفتِ واسع کا مشاہدہ

کرتا چلا جاتا ہے۔

پس فرمایا کہ

مجاہدہ کرو

پھر فرمایا کہ تم مجاہدہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اِس صورت میں صرف امیدوار ہو سکتے ہو۔ ہاں، اگر تم بدیوں کو چھوڑو نہیں اور نیکیوں کو اختیار نہ کرو تو پھر تم کس طرح امید رکھ سکتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے رحمت کا سلوک کرے گا۔ لیکن اگر تم ایسا کر لو تو ابھی صرف یہ ایک امید ہے۔ ابھی واقع نہیں۔ جب تک اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہو جائے تو یہ امید حقیقت بن جا[redacted]

مجاہدہ کے معنی

کو جب ہم قرآن کریم کی دوسری آیات کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل باتوں کو جہاد یا مجاہدہ میں شامل کیا ہے۔ اور یہاں میری مُراد مجاہدہ سے "نیکیوں کا اختیار کرنا" ہے۔ جو مجاہدہ کا ایک پہلو ہے "بدیوں کو چھوڑنا" دوسرا پہلو ہے مگر مَیں اِس وقت پہلے حصّہ کے متعلق ہی بیان کر رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سورۂ انفال میں فرماتا ہے:-

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ
(آیت ۷۵)

اس آیۃ میں

مجاہدہ کی مندرجہ ذیل قسمیں

بیان کی گئی ہیں۔

(۱) ایک مجاہدہ ہے جو ہجرت کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ ایک تو وہ بڑی ہجرت ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے کی۔ اور ایک وقت آنے پر آپؐ نے فرمایا کہ اب اس قسم کی ہجرت نہیں رہی۔

پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور خدا تعالیٰ کی توحید کے قیام کے لئے کوشش کرتے تھے۔ اور خدائے واحد کی صفات کو بلند آواز سے لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ پھر کچھ لوگ آپؐ کے ساتھ شامل ہوئے اور اہلِ مکہ نے اور ان لوگوں نے جو مکہ کے گرد رہنے والے تھے اتنے دُکھ اور ایذائیں اس چھوٹے سے گروہ کو دیں کہ دنیا کے تختہ پر دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسا اور گروہ نہیں ہے کہ جس کو اتنا لمبا عرصہ اس قسم کی شدید تکالیف اور ایذاؤں میں سے گزرنا پڑا ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان کا امتحان ایک اور طرح سے لینا چاہا۔ وہ یوں کہ حکم دیا ہمیشہ کے لئے اپنے گھروں کو چھوڑ دو اور اپنے رشتہ داروں کو جو مسلمان نہیں ہیں ہمیشہ کیلئے چھوڑ دو۔ اور اس ماحول کو بھی جس میں تم رہتے ہو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر دوسری جگہ (مدینہ) چلے جاؤ۔

چونکہ کچھ عرصہ بعد تک بھی حالات ویسے ہی رہے اس لئے یہ ہجرت قائم رہی لیکن اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چونکہ اس قسم کی ہجرت کا ماحول اب نہیں رہا اس لئے اب اس قسم کی ہجرت بھی نہیں رہی مگر وہ ہجرت کا اطلاق تھا ایک خاص واقعہ ہجرت پر۔ ورنہ

ہجرت اپنے عام معنے کے لحاظ سے

قیامت تک کے لئے قائم ہے اس لئے قرآن کریم میں آتا ہے ھَاجَرُوْا اور قرآن کریم کا کوئی لفظ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ تو فرماتا ہے کہ جو لوگ خدا کی خاطر اپنوں کو اور اپنی املاک کو چھوڑتے ہیں (مثلاً آجکل کے زمانہ میں واقفینِ زندگی اپنے گھروں کو چھوڑ کر غیر ممالک میں چلے جاتے ہیں جہاں کے رواج بھی مختلف، جہاں کے حالات بھی مختلف جہاں کے کھانے بھی مختلف۔ پھر بڑی تنگی اور بڑی سختی کے دن وہاں گزارتے ہیں) یہ بھی مہاجر فی سبیل اللہ یا مجاھد فی سبیل اللہ ہیں۔

(۲)

دوسرے یہاں یہ فرمایا

کہ وہ لوگ بھی مجاھد ہیں اَلَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْا جو ان بھائیوں کو جو مظلومیت کی حالت میں ان کے پاس جاتے ہیں۔ اپنے گھروں میں جگہ دیتے ہیں۔ اور ان کی امداد کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی مجاھدہ میں شامل ہے۔

پس فرمایا کہ یہ دو قسمیں جو ہیں ایک ہجرت کرنے والوں کی اور دوسرے مہاجروں کو پناہ دینے والوں کی۔ اولٰئک ھم المؤمنون حقًا۔ یہ وہ مجاہد ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ اعلان کرتا ہے کہ یہ حقیقی مومن ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے مغفرت اور رزقِ کریم مہیا کرے گا۔

واقفینِ زندگی

بھی تحریکِ جدید کے ایک مطالبہ کے ماتحت مانگے گئے تھے۔ اور یہ مطالبہ بھی ایک شکل ہے مجاہدہ کی۔ کیونکہ ہر وہ کام (جیسا کہ پہلی آیات سے واضح ہوتا ہے) جو خدا کی رضاء کی خاطر اور اس کے قرب کے حصول کے لئے کیا جائے۔ اور جس کے کرنے میں انسان اپنی پوری توجہ اور پوری طاقت اور پوری قوت صرف کر رہا ہے۔ اور اس سے جو کچھ بن آئے کر گزرے۔ اسے خدا تعالیٰ مجاھدہ کے نام سے پکارتا ہے۔

تو قرآن کریم کی ایک آیت بڑی وضاحت سے بتا رہی ہے کہ

وقفِ زندگی بھی مجاہدہ کی ایک قسم ہے

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کی آیت ۲۷۳ میں فرمایا کہ ہمارے احکام کے مطابق عمل کر کے امتِ محمدیہ میں کچھ ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جنہیں دین کی خدمت میں لگایا گیا ہوگا۔ اور مشاغلِ دنیا سے انہیں روک دیا گیا ہوگا۔ (اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ) تو بتایا کہ ان کو تمام ان مشاغل سے روک دیا جائے گا کہ جو سبیل اللہ کے مشاغل نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضاء کی راہوں کے علاوہ دنیا کمانے اور دنیا کی عزت حاصل کرنے کے تمام راستے ان پر بند کر دئے جائیں گے۔

تو جن لوگوں پر احصروا فی سبیل اللہ کا اطلاق ہوتا ہے وہ بھی مجاھدین ہیں۔ ایک قسم کا مجاہدہ اور جہاد کرنے والے ہیں۔

اس آیت کے

ایک معنی یہ بھی ہیں

کہ وہ لوگ جن پر دشمن، مخالف، منکر دنیا کی راہیں بند کر دیتا ہے۔

آئے دن ہمارے سامنے ایسی مثالیں آتی رہتی ہیں کہ بعض لوگ بعض احمدیوں کو صرف احمدیت کی وجہ سے نوکری نہیں دیتے یا امتحانوں میں اچھے نمبر نہیں دیتے کہ وہ ترقی نہ کر جائیں۔ یا اگر تاجر ہیں تو ان کی تجارت میں روک ڈالتے ہیں۔ اگر زمیندار ہیں تو طرح طرح سے ان کو تنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں خصوصاً جہاں نئے احمدی ہوں۔ اور تعداد میں بھی تھوڑے ہوں وہاں اس قسم کا سلوک اکثر کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں پر خدا کے لئے دنیا کی تمام راہیں اگر بند ہو جائیں تو قرآنی محاورہ کے مطابق وہ احصروا فی سبیل اللہ کے گروہ میں شامل ہوتے ہیں۔

دوسری قسم مجاہدہ کی

انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ جو آیات میں نے پڑھی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ دنیا میں نے تمہیں دی ہے۔ چاہو تو دنیا کا ایک حصہ خرچ کر کے مجھے حاصل کر لو میری محبت کو پا لو۔ اور اگر چاہو تو دنیا کے کیڑے بن کر میری لعنت، میرے غضب اور میرے قہر کے مورد بن جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انفاق پر بڑا زور دیا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ

کی کوئی حد بندی نہیں البتہ انفاق کی بعض قسموں کی حد بندیاں ہیں۔

مثلاً زکوٰۃ ایک خاص شرح کے مطابق دی جاتی ہے لیکن تمام صدقات کے متعلق اللہ تعالیٰ نے

کوئی شرح مقرر نہیں فرمائی۔

اسی طرح اس کے علاوہ خدا تعالےٰ کے دین کی تقویت کے لئے حسب ضرورت جو اموال مانگے جائیں ان کے لئے کوئی شرح مقرر نہیں

ہر آدمی پر فرض ہے

کہ وہ اپنی ہمت کے مطابق اور حالات کی نزاکت کے مطابق خدا کی راہ میں اپنے مال کا جتنا حصہ وہ مناسب سمجھتا ہے۔ خرچ کرے۔ جیسا کہ ایک وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ ارشاد فرمایا کہ اس وقت اللہ تعالےٰ کے دین کو تمہارے مالوں کی ضرورت ہے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندازہ لگایا کہ یہ موقع اتنا نازک ہے کہ میرا فرض ہے۔ کہ میں اپنا سارا مال لا کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر ڈال دوں۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اندازہ لگایا کہ اتنا نازک وقت تو نہیں۔ لیکن بہرحال اتنا نازک ضرور ہے کہ مجھے نصف مال خدا کی راہ میں دیدینا چاہیئے

تو ہر شخص اپنی اپنی استطاعت اور قوت اور استعداد کے مطابق اور

اپنے اپنے مقامِ ایمان کے مطابق

اندازہ لگا کر ایسے موقعوں پر خدا کی راہ میں اپنے مال کو خرچ کرتا ہے۔ لیکن کوئی خاص حدبندی مقرر نہیں۔ جیسا کہ تحریک جدید کے چندہ کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کوئی حدبندی مقرر نہیں کی۔ لیکن اس خواہش کا ضرور اظہار کیا ہے کہ ایک مہینہ کی آمد کا ⅕ سالانہ تم دیا کرو۔ تاکہ سلسلہ کی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں۔ بعض لوگ اب بھی اس سے زیادہ دیتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو ⅕ بھی نہیں دیتے ⅛ دیتے ہیں۔ ⅟۱۵ دیتے ہیں یا ⅟۲۰ دیتے ہیں۔

مجاھدہ کی ایک شکل جو قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتی ہے وہ قتال فی سبیل اللہ ہے۔ یعنی جب دشمن زور بازو سے اسلام کو مٹانا چاہے اور مادی ہتھیار لیکر اسلام اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کی کوشش کرے تو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے مومن بندوں کو باوجود اسکے کہ وہ اپنے دشمن کے مقابلہ میں بہت کمزور ہوتے ہیں۔ دفاع کی اجازت دیتا ہے۔ اور پھر حکم دیتا ہے کہ ضرور دفاع کرو۔

اور یہ حکم اسلئے دیتا ہے تاکہ کمزوروں کی کمزوری ظاہر ہو جائے۔ اگر صرف اجازت ہو تو بعض کہیں گے کہ سب کو لڑائی میں جانا تو ضروری نہیں ہے۔

اور پھر اس وقت اپنی زندہ طاقتوں اور

زندہ قدرتوں کا ایک نمونہ

دنیا کو دکھاتا ہے کہ دیکھو مومن تھوڑے بھی تھے۔ کمزور بھی تھے۔ غریب بھی تھے پھر ان کے پاس ہتھیار بھی نہیں تھے باوجود اس کے جب وہ ہمارے حکم پر لبیک کہتے ہوئے ہمارے اور اپنے دشمن کے مقابلہ پر آگئے۔ تو انہیں فتح نصیب ہوئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی قدرتوں کا معجزانہ رنگ میں اظہار فرماتا ہے۔

اس کے علاوہ

مجاھدہ کی ایک شکل

ہمیں قرآن مجید سے یہ بھی معلوم ہوتی ہے۔ ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم لمغفرة من اللہ ورحمة یہاں صرف قتل کئے جانے کا ذکر ہے۔ ضروری نہیں کہ جنگ میں قتل ہو۔ اگر آپ تاریخ اسلام پر نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ مسلمان صرف میدان جنگ میں ہی شہید نہیں کئے گئے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ مجموعی طور پر زیادہ لاکھوں مسلمان ایسا ہے جسے میدان جنگ میں نہیں بلکہ امن کی حالت میں کافروں نے نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کیا۔ جیسا کہ ہماری تاریخ میں صاحبزادہ صاحب عبد اللطیف شہید کو کابل میں پکڑا گیا۔ وہ بے گناہ، بے بس اور کمزور تھے۔ حکومت کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ حکومت نے خدا تعالےٰ کے فرمان کے خلاف، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لیتے ہوئے۔ ان کو پکڑا اور قتل کر دیا۔ اور بڑی بیدردی سے قتل کیا۔

تو ایک شکل مجاھدہ یا جہاد فی سبیل اللہ کی یہ ہے کہ انسان ایسے وقت میں

اپنی جان قربان کر دیتا ہے

اور کمزوری نہیں دکھاتا۔ صداقت سے منہ نہیں موڑتا۔ دشمن کہتے ہیں کہ تم توبہ کرو تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے وہ کہتا ہے کہ کس چیز سے توبہ؟؟ توبہ کر کے حق کو چھوڑ دوں؟؟ صداقت سے منہ پھیر دوں؟؟ اور باطل کی طرف آجاؤں؟؟؟ ایسا مجھ سے نہیں ہو سکتا!! مرنا آج بھی ہے اور کل بھی۔ تمہارا جی چاہتا ہے تو مار دو۔ لیکن میں صداقت کو نہیں چھوڑ سکتا۔ پانچویں شکل مجاہدہ کی جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے وہ ہجرت فی سبیل اللہ ہے۔ اس کی تفصیل کو میں اس وقت چھوڑتا ہوں۔

چھٹی شکل اللہ تعالےٰ نے جو مجاہدہ فی سبیل کی بتائی ہے وہ یہ ہے کہ خدا کے دین کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے انسان سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرے۔

سفر میں بہرحال ویسا آرام نہیں مل سکتا جیسا کہ اپنے گھر میں ملتا ہے۔ بعض لوگ سفر سے گھبراتے ہیں۔ بعض لوگ بار بار سفر کرنے سے گھبراتے ہیں۔ تو

ہمارے مربی، معلم اور انسپکٹر صاحبان

کو جو سال کے چھ سات ماہ سفر میں رہتے ہیں خوش ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے اسے بھی اپنی راہ میں مجاھدہ قرار دیا ہے۔ اور اس کی جو برکات ایک مجاہد پر نازل ہوتی ہیں یہ لوگ بھی انکے وارث ہیں۔ جیسا کہ فرمایا یا ایھا الذین اٰمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ اگرچہ اس آیت میں اپنی کانٹیکس کے لحاظ سے یعنی اس مضمون کے لحاظ سے جو اس آیۃ میں بیان ہوا ہے۔ یہ سفر جنگ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ لیکن جنگ کرنے کا ثواب علیحدہ ہے۔ اور اذا ضربتم فی سبیل اللہ کا ثواب علیحدہ یہاں بتایا گیا ہے۔ اسی طرح انفروا فی سبیل اللہ ہے۔ تو بہت دفعہ

خدا کی راہ میں سفر

کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً وقف عارضی میں وقف کرنیوالوں کو میں نے یہی کہا تھا۔ کہ تم بتاؤ کہ تم کتنا سفر کر سکتے ہو؟ —— اس کے جواب میں بعض دوستوں نے لکھا کہ ہم اپنے خرچ پر پندرہ بیس میل سفر کر سکتے ہیں۔ بعض نے لکھا کہ ہم پچاس ساٹھ میل سفر کر سکتے ہیں۔ بعض نے لکھا۔ کہ ہم سو ڈیڑھ سو میل سفر کر سکتے ہیں۔ بعض نے لکھا کہ سارے پاکستان میں جہاں آپ کی مرضی ہو بھجوا دیں۔ ہم سفر کرنے کے لئے تیار ہیں تو ایسے مومن بھی مجاہدین میں شامل ہیں۔ پس خدا تعالےٰ کی راہ میں سفر کرنے کو بھی اللہ تعالےٰ نے مجاھدہ کی ایک قسم قرار دیا ہے۔

ساتویں اور

مجاھدہ کی سب سے اہم قسم

جاھدھم بہ جہاداً کبیراً میں بیان کی گئی ہے۔ یعنی قرآن کریم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے دین کی راہوں میں جہاد کرنا۔ اور اصولی طور پر یہ جہاد دو شکلوں میں کیا جاتا ہے۔

ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اتنے زبردست اور اتنی کثرت سے دلائل جمع کر دیئے ہیں کہ دنیا کا کوئی باطل عقیدہ خواہ کسی مذہب سے ہی تعلق کیوں نہ رکھتا ہو ان کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا تو عقائد باطلہ کا (خواہ وہ عقائد باطلہ عیسائیوں کے ہوں یا آریوں کے یا سکھوں کے یا دہریوں کے یا دوسرے مذاہب کے ہوں) دلائل حقہ کے ساتھ مقابلہ کرنا بھی ایک زبردست جہاد ہے جس کے نتیجہ میں اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو۔ تو انسان اسکی رحمتوں کا وارث بنتا ہے

اور دوسرے جاھدھم بہ جہاداً کبیراً تعلیم قرآن کو عام کرنے سے یہ جہاد کیا جاتا ہے کیونکہ مومنوں کی جماعت میں علوم قرآنیہ کو ترویج دینا۔ ان کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت پیدا کرنا اور ان کو اس حق الیقین پر قائم کرنا کہ

قرآن کریم بڑی برکتوں والی عظیم کتاب ہے

اس سے جتنا پیار ہو سکتا ہے کرو۔ اس سے جتنی محبت تم کر سکتے ہو کرو تاکہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے زیادہ سے زیادہ وارث بنو۔ تو یہ بھی ایک مجاھدہ ہے اور اسی مجاہدہ اور جہاد کی طرف اس وقت میں بار بار جماعت کے دوستوں کو متوجہ کر رہا ہوں۔

غرض مختلف اقسام جہاد یا مجاہدہ جن کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے اگر آپ ان کو سامنے رکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ تحریک جدید کے تمام مطالبات کا ان میں سے کسی نہ کسی کے ساتھ ضرور تعلق ہے۔ یہ بڑا لمبا، گہرا اور وسیع مضمون ہے۔ اگر ضرورت ہوئی اور خدا تعالےٰ نے توفیق دی تو شاید میں کسی وقت اس پر بھی روشنی ڈالوں گا۔ اس وقت میں صرف ایک چیز کو لینا چاہتا ہوں۔ اور وہ ہے

انفاق فی سبیل اللہ

یعنی مالی قربانی کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش اور اسکی رحمت کے حصول کی امید، اس دعا کے ساتھ کہ وہ اپنا فضل ہمارے شامل حال کرے اور حقیقتاً اور واقعہ میں ہم اس کی رحمتوں کے وارث بنیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ خواہش تھی

اور آپ نے اپنے خطبہ میں اس کا اظہار بھی کیا ہے کہ دفتر دوم کی وصولی

پانچ لاکھ تک پہنچ جانی چاہئیں۔ لیکن اس وقت تک کہ دفتر دوم پر بائیس سال گذر چکے ہیں سال رواں میں اس کے وعدے صرف دو لاکھ نوے ہزار تک پہنچے ہیں۔ یعنی اگر دو لاکھ دس ہزار مزید وعدے ہوں تب ہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خواہش کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

سو اس وقت

بڑا بوجھ دفتر دوم پر ہے

کیونکہ اس میں حصہ لینے والے لوگ ابھی اتنے بوڑھے نہیں ہوئے۔ جتنے بوڑھے دفتر اوّل کے مجاہد ہو چکے ہیں۔ دفتر اوّل کے مجاہدین میں سے بہت سے تو اپنے رب کو پیارے ہو گئے۔ عمر کے ساتھ موت وفوت بھی لگی ہوئی ہے۔ کسی نے ابدی طور پر اس دنیا میں نہیں رہنا ہے۔

پس کچھ دوست تو ان میں سے فوت ہو گئے کچھ ریٹائر ہو گئے۔ کچھ دوسرے پیشہ وروں کی آمدنی میں معمر ہونے کی وجہ سے کمی ہو گئی۔ مثلاً ڈاکٹر ہیں وکیل ہیں۔ ان کی عمر جب ایک حد سے گزر جائے تو وہ پورا کام نہیں کر سکتے۔ ان کا جسم اور دماغ آرام چاہتا ہے۔ اس سے ان کی آمد میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اور کچھ اس لئے بھی کہ اس عمر میں ان کے بچے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی امداد کے قابل ہو جاتے ہیں۔ ان کو خیال ہوتا ہے۔ کہ ہماری ضرورتیں تو پوری ہو رہی ہیں۔ ہم زیادہ کیوں کمائیں۔ اور کمائی کے مطابق ہی انہوں نے چندے ادا کرنے ہیں۔

تو

دفتر اوّل وہ ہے

جو آہستہ آہستہ ہماری نظروں کے سامنے دھندلا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور ایک وقت میں ہمارے سامنے سے یہ غائب ہو جائے گا۔

دفتر دوم وہ ہے

کہ جو اس وقت مالی بوجھ کا بڑا حصہ اور دوسرے بوجھوں کا بڑا حصہ بھی اٹھا رہا ہے۔ پس دفتر دوم کے مجاہدین کو بہت چست ہونے کی ضرورت ہے اور اگر ہمارے یہ بھائی اور دوست تھوڑی سی ہمت کریں تھوڑی سی کوشش کریں ذرا سی مزید توجہ دیں۔ تو یہ بعید نہیں۔ کہ وہ اس رقم کو پورا کر سکیں۔ جس کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے۔

ہم نے غور کیا ہے

اور سوچا ہے۔ کہ تھوڑی سی مزید ہمت اور توجہ سے اس دفتر کے مجاہدین اپنے چندوں کو پانچ لاکھ تک پہنچا سکتے ہیں۔ مثلاً حضور (رضی اللہ عنہ) کی خواہش تھی کہ تحریک جدید میں ماہوار آمد کا ⅕ دیا جائے۔ اگر دفتر دوم کے مجاہد حضور رضی کی اس خواہش کو پورا کر دیں تو ہمارا اندازہ ہے کہ رقم پانچ لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

سال رواں میں

دفتر سوم کا بھی اجراء ہوا ہے

یہ کچھ لیٹ ہو گیا ہے۔ کیونکہ ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس بات کا اظہار بھی کیا ہے۔ کہ ہر دس سال کے بعد ایک دفتر کھلتا ہے تا کہ آنے والے جانے والوں کی جگہ کو پُر کرتے رہیں۔ پس دفتر سوم کے اجراء میں تاخیر ہو گئی ہے اور دس سال کی بجائے اکیس سال بعد دفتر سوم کا اجراء ہوا ہے۔ وہ بھی اس وقت جبکہ سال کا نصف حصہ غالباً گزر چکا تھا۔ سو اس وقت تک دفتر سوم کے سال اول کے وعدے ۱۸ ہزار روپے کے آئے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حالات میں جبکہ اعلان بھی دیر کے بعد ہوا۔ اور اس دفتر کے بہت سے لوگ

[illegible]

پہلے ہی دفتر دوم میں شامل ہو چکے تھے ۱۸ ہزار دفتر سوم کی پوری رقم نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ احمدی دوست جن کا تعلق دفتر سوم کے ساتھ ہے

اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دیں

تو آئندہ سال یعنی اپنی عمر کے دوسرے سال، دفتر سوم کے وعدے کم از کم ایک لاکھ تک ہونے چاہئیں۔ اور یہ کوئی مشکل امر نہیں کیونکہ اس کے لئے بھی ہم نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ اگر ایسے دوست اس طرف متوجہ ہوں جو دفتر سوم میں آتے ہیں۔ ان کے وعدے آسانی سے ایک لاکھ تک پہنچ سکتے ہیں۔

ویسے تو اللہ تعالےٰ نے جماعت کو

قربانی کی بڑی توفیق

عطا کی ہے۔ اور اسکو وہ قبول بھی فرماتا ہے۔ اور جب وہ قبول فرماتا ہے۔ تو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کی روشنی میں مزید ھدایت اور ہدایت کے ارفع تر مقام کی طرف انہیں لے جاتا ہے۔ اور مزید قربانیاں دینے کا جذبہ اور شوق ان میں پیدا ہوتا ہے۔

تحریک جدید کے پہلے سال جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی سکیم مختلف خطبات میں دوستوں کے سامنے رکھی۔ تو آپ نے اس کے لئے چندہ کا اندازہ ۲۷ ہزار روپیہ جماعت کو بتایا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اسی سکیم کو چلانے کے لئے جماعت نے اٹھانوے ہزار روپیہ (دو ہزار کم ایک لاکھ) حضور کی خدمت میں پیش کر دیا۔

پچھلے سال

ہماری مستورات

نے تحریک جدید کا چندہ نہیں بلکہ تحریک جدید کی ایک شق کا چندہ (یعنی مسجد ڈنمارک کا چندہ) تین لاکھ چھ ہزار روپیہ نقد جمع کر دیا۔ اس طرح یہ چندہ تحریک جدید کے پہلے سال کے چندہ سے تین گنا زیادہ جمع ہوا۔ حالانکہ یہ چندہ صرف ہماری بہنوں نے جمع کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ گویا تحریک جدید کے پہلے سال میں ساری جماعت مردوں، عورتوں اور بچوں نے مل کر بھی ایک لاکھ کی رقم پوری نہ کی تھی۔ (دو ہزار کم تھے) اور گذشتہ سال ڈنمارک کی مسجد کے لئے صرف

ہماری بہنوں نے تین لاکھ چھ ہزار کی رقم جمع کر دی

تو جب انسان خدا کی راہ میں قربانی دیتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اسے قبول کر لیتا ہے۔ تو اسے مزید قربانی کی توفیق بخشتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ اپنے ایک بندہ کو دس روپیہ انعام دیتا ہے اور وہ اس دس روپیہ میں سے کچھ اسکی راہ میں قربان کر دیتا ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ اسکو مزید توفیق بخشتا ہے۔ تا وہ ہدایت کے راستوں پر اور آگے بڑھے۔ پھر وہ اور آگے بڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسے دس روپے کی بجائے ایک ہزار روپے انعام دیتا ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ کہتا ہے

کہ میرا بندہ ایک ہزار روپیہ لینے کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا یہ تو ایسے انعام کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ دنیا کی عقل اس کا اندازہ نہیں کر سکتی۔ کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ کسی کان نے نہیں سنا۔ کسی زبان نے نہیں چکھا۔ کسی کے خیال میں بھی یہ انعامی چیزیں نہیں گزریں۔ اسلئے میں اسے اور آگے بڑھنے کی توفیق دیتا ہوں۔ پھر وہ بڑی بشاشت سے اور زیادہ قربانی خدا کی راہ میں پیش کرتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ ایک ہزار کی بجائے ایک لاکھ روپیہ اسے انعام دیتا ہے۔ پھر ایک کروڑ پھر ارب۔ یہ گنتی ختم ہونے والی نہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے انعام ختم ہونے والے نہیں۔

اس طرح وہ بندہ انعام پر انعام حاصل کئے جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے

مکمل سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (چوبیس جلدوں میں) رعایتی قیمت -/۱۹۰ روپے علاوہ محصولڈاک
ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

توفیق پر توفیق پاتا چلا جاتا ہے۔ مزید مجاہدہ اور مزید قربانی کرنے کی تب اسے سمجھ آتی ہے کہ

دنیا کیا اور دنیا کی لذتیں اور آرام کیا

اگر ایسے انعام جو مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل رہے ہیں ملتے چلے جائیں تو میں اپنی ہر چیز، اپنے گھر بار، اولاد اور رشتے دار قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں تاکہ مجھے وہ کچھ ملے جو ان تمام چیزوں اور تعلقات سے کہیں زیادہ احسن اور لذت والا ہے۔ یہی لذت جو مجھے مل چکی ہے میرے تخیل سے باہر ہے۔ جو اور مزید ملے گا پھر وہ کتنا شاندار ہوگا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ہر سال جماعت کو پہلے سے زیادہ قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس فضل کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو بلکہ خدا تعالیٰ کے شاکر بندے بننے کی کوشش کرو تا اس شکر کے نتیجہ میں مزید قربانیوں کی توفیق پا کر مزید فضلوں کے وارث بنتے چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے

دوسرے خطبہ میں فرمایا

گو مجھے سخت کمزوری ہے لیکن کام نہ کرنا میرے جیسے آدمی کے لئے عذاب ہے۔ کہ آپ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ بیماری کے دنوں میں بھی جب مجھے سخت گھبراہٹ ہوتی تھی اس خیال سے کہ میں کام نہیں کر رہا) مجھے سات آٹھ گھنٹے کام کرنا پڑتا تھا۔ کیونکہ سات آٹھ گھنٹے کام کرنے سے طبیعت سیر نہیں ہوتی۔ اگر آدمی خدا تعالیٰ کے لئے چودہ پندرہ گھنٹے کام کرے تو پھر کچھ طبیعت میں سیری محسوس ہوتی ہے۔ لیکن بیماری کی وجہ سے آدمی اتنا کام نہیں کر سکتا تو یہ بھی میرے لئے ایک قسم کا ابتلاء ہے اس لئے

میں یہ امید کرتا ہوں

کہ آپ دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت سے کام کرنے کی توفیق عطا کرے تاکہ اپنی طبیعت بھی سیر ہو جائے اور خدا تعالیٰ بھی خوش ہو جائے کیونکہ خالی اپنی طبیعت کا سیر ہو جانا بے معنی ہے اگر اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی وہ رضا حاصل نہ ہو جس کے حصول کی انسان خواہش رکھتا اور کوشش کرتا ہے

ایک جنازہ ہے

وہ میں مغرب کے بعد پڑھاؤں گا۔ میں اس بھائی سے جو جنازہ لایا ہے معذرت چاہتا ہوں۔ کیونکہ اگر اب جنازہ پڑھا گیا تو ہماری بہنوں کا راستہ رک جائے گا اور پھر اجتماع میں بھی دیر ہو جائے گی۔ تو اس جنازے کو کسی ٹھنڈی جگہ محفوظ کریں۔ انشاء اللہ مغرب کی نماز کے بعد جنازہ پڑھاؤں گا۔

تبدیلی نام ۔ میں نے اپنا نام محمد منشا ورک تبدیل کر کے ناصر احمد ورک رکھ لیا ہے لہٰذا آئندہ مجھے ناصر احمد ورک کے نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

ناصر احمد ورک (سابق محمد منشا ورک)

درخواست دعا

مکرم سید محمد لطیف شاہ صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال بعارضہ بخیر متعدد کمزوری صحت علیل چلے آ رہے ہیں۔ احباب شاہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمود احمد سرہادی دفتر الفضل ربوہ)

لبوب کبیر درجہ خاص

ایک سو زیادہ طاقت بخش قیمتی اجزا کا مرکب موسم سرما کا نایاب تحفہ قیمت نصف پاؤ گیارہ روپے ایک پاؤ بیس روپے

طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

اکسیر اپھارہ — نئے نرخ

اکسیر اپھارہ شفق برسیم وغیرہ سے ہونے والے جانوروں کے مہلک اپھارہ کے لئے دس سال سے اس رعایت کے ساتھ تقسیم کی جا رہی ہے کہ اگر اس سے منٹوں میں اپھارہ غائب نہ ہو تو قیمت واپس اپھارہ کا موسم شروع ہے زمیندار احباب اور دیہاتی معالج دوکاندار دوست ابھی سے اکسیر اپھارہ کا سٹاک اپنے پاس رکھ لیں۔ قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ درجن بازیادہ پر ۳۳ فی صدی کمیشن دو درجن یا زیادہ خرچ ڈاک (ڈیڑھ روپیہ) بذمہ کمپنی علاوہ ازیں۔ اکسیر گل گھوٹو اکسیر منہ کھر، اکسیر کنا، تریاقِ زہر باد۔ کیورسٹو برائے حیوانات (دودھ والی مویشیوں کا دودھ اگر کسی وجہ سے کم ہو جائے یا سوکھ جائے تو ملکی کے استعمال سے دودھ پورا آنے لگتا ہے) وغیرہ ادویات کا بھی مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۶ء سے یہی نرخ مقرر کیا گیا ہے۔

کیورسٹو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال روڈ، لاہور،

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

عمارتی لکڑی!

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل، کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں!

لائل پور ٹمبر سٹور جھنگ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۸

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کے

نئے ماڈل کے چولہے

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں،

اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب کریں،

ایک خط!

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو و انگریزی طلب فرمائیں اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

باکمال سٹاف، لاجواب سروس آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (مینجر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں،

قابل اعتماد سروس سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں (مینجر)

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے مکمل کورس ۱۵/ روپے **نورِ نظر** اولاد نرینہ کیلئے مکمل کورس ۲۵/ روپے **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ

پردہ اس طریق پر کرنا چاہیئے کہ ذہنی ارتقاء اور صحت پر بُرا اثر نہ پڑے

بعض مضرِ صحت بُرقعے اسلامی تعلیم کے منشاء کے سراسر خلاف ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ پردہ کے اسلامی طریق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"پس وہ پردہ جس میں عورت کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ ڈولی کے بغیر گھر سے باہر قدم بھی نہ رکھے نہایت ظالمانہ اور خلاف اسلام پردہ تھا۔ اس کے مقابلہ میں ایک اور پردہ ہمارے ملک میں یہ ہے کہ عورتیں برقعہ پہن کر باہر نکلتی ہیں اور ایک گھر سے دوسرے گھر تک چلی جاتی ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ ان کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ یہ پردہ گو اوپر کے پردہ کے برابر قابل اعتراض نہیں لیکن اس سے بھی بعض عورتوں کے ذہنی ارتقاء اور ان کی صحت کی ترقی میں ایسی مدد نہیں ملتی کہ اسے قومی ترقی کے لئے کافی سمجھا جائے دوسرے ہمارا پرانا برقعہ یا تو عورت کی صحت کو برباد کرنے والا ہے یا پردے کے نام سے بے پردگی کا موجب ہوتا ہے۔ اس برقعہ میں اوپر سے لے کر نیچے تک ایک گنبد سا بنا ہوا چلا جاتا ہے اور عورت کے ہاتھ بھی اندر بند ہوتے ہیں اگر وہ نیچے کو اٹھائے تو سر سے پاؤں تک اس کا اگلا حصہ سارے کا سارا ننگا ہو جاتا ہے اور ایک ایسا حقارت پیدا کرنے والا نظارہ ہوتا ہے کہ ایسے پردے سے طبیعت خود بخود نفرت کرتی ہے اس سے بہت زیادہ بہتر وہ چادر کا طریق تھا جو برقعہ کی ایجاد سے پہلے تھا اور جس میں عورت اپنا کام بھی کر سکتی تھی اور اپنے آپ کو لپیٹ بھی سکتی تھی۔ میرے نزدیک نیا برقعہ جسے ٹرکی برقعہ کہتے ہیں پردے کے لحاظ سے تمام برقعوں سے بہتر ہے بشرطیکہ وہ جسم کے اوپر لپٹا ہوا نہ ہو بلکہ جیسا کہ ہماری جماعت کی عورتوں میں رواج ہے سیدھا کوٹ ہو جو کندھوں سے پاؤں تک آتا ہو۔ ایسا کوٹ نہ ہو جو جسم کے اعضاء کو الگ الگ کر کے دکھاتا ہو۔ اگر اس قسم کا کپڑا جائز ہوتا تو جسم کے کپڑے ہی کافی تھے ان کے اوپر کسی اور کھلے کپڑے کے لینے کا قرآن مجید حکم نہ دیتا۔ اس برقعہ میں یہ بھی فائدہ ہے کہ چونکہ ہاتھ کھلے ہوتے ہیں عورت سب قسم کے کام اس برقعہ میں بخوبی کر سکتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہو گی جیسے ڈاکٹر اپریشن کے وقت ایک کھلا کوٹ پہن لیتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی میرے نزدیک یہ بھی ظلم کیا جاتا ہے کہ چھوٹی عمر میں ہی لڑکیوں کو برقعہ اوڑھا دیا جاتا ہے اس سے ان کی صحت پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے اور ان کا قد بھی اچھی طرح نہیں بڑھ سکتا۔ جب لڑکی میں نسائیت پیدا ہونے لگے اسکا وقت اسے پردہ کرانا چاہیئے اس سے پہلے نہیں۔"

(تفسیر کبیر)

ربوہ میں سستے آٹے کی دکان

۲۸/۱۱/۶۶ سے ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے زیر انتظام فیکٹری ایریا اٹس شاپ برائے فروخت آٹا کھول دی گئی ہے۔ جہاں سے ۱۹ روپے فی من کے نرخ پر پبلک کو آٹا فروخت کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں اگر کسی کو کوئی شکایت پیدا ہو تو اس کی رپورٹ فوراً میرے پاس کی جائے۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● حیدر آباد - ۳۰ نومبر - گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے اس بات کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے کہ زمینداروں نے بنکوں کے پاس جو گندم رہن رکھی ہے اس کے باعث تو صوبہ میں خوراک کی قلت پیدا نہیں ہوئی۔ انہوں نے صوبائی وزیر قانون مسٹر اخوند سے کہا ہے کہ وہ سٹیٹ بنک سے یہ بات معلوم کریں کہ صوبہ میں مختلف بنکوں کے پاس لوگوں کی کتنی گندم رہن پڑی ہے مسٹر موسیٰ نے یہ بات ہیر کو حیدر آباد کی ڈویژنل کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بتائی۔

دو روز قبل حیدر آباد میں شہریوں کی دعوت استقبالیہ کے دوران بنیادی جمہوریت کے ایک رکن نے گورنر موصوف کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی تھی کہ بعض بڑے زمیندار بنکوں کے پاس اناج کے ذخائر رہن رکھ دیتے ہیں جس کے باعث صوبہ میں اناج کی قلت پیدا ہو جاتی ہے اس پر گورنر نے تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

انہوں نے ڈویژنل کونسل کے ارکان کو یقین دلایا کہ وزیر قانون کی رپورٹ موصول ہوتے ہی وہ ان تمام ذخائر کو بنکوں سے واگزار کرا دیں گے جو اس وقت بنکوں کے پاس رہن رکھے گئے ہیں۔

● ڈھاکہ - ۳۰ نومبر - پارلیمانی سیکرٹری برائے دفاع ملک محمد قاسم نے قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران بتایا ہے کہ سیالکوٹ سیکٹر میں بھارت نے پاکستانی علاقے سے اپنی تین چوکیاں نہیں ہٹائیں ان کے علاوہ کسی جگہ پر بھارت کا قبضہ نہیں ہے۔ وہ مسٹر قمر الزمان کے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔

ملک قاسم نے بتایا کہ بھارت نے جن تین علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے ان کا مجموعی رقبہ ۷۰ ایکڑ ہے۔ انہوں نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا بھارت مشرقی پاکستان میں ۱۴۹ بار فائرنگ کر چکا ہے۔

● پیرس - ۳۰ نومبر - صدر ایوب خان نے کل پیرس میں صدر ڈیگال سے تنازعہ کشمیر اور برصغیر کی صورت حال کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔ باور کیا جاتا ہے کہ صدر نے جنرل ڈیگال پر اعلان تاشقند کے بعد مسئلہ کشمیر کی پوزیشن واضح کی اور بتایا کہ بھارت کس طرح اس اعلان پر عمل کرنے سے پہلو تہی کر رہا ہے۔

صدر نے دوپہر کا کھانا بھی صدر ڈیگال کے ساتھ کھایا اس موقعہ پر بھی دونوں سربراہوں کی بات چیت جاری رہی۔ انہوں نے ویٹ نام اور دوسرے اہم بین الاقوامی معاملات پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں سربراہوں نے چین کے بارے میں بھی بات چیت کی ہے واضح رہے کہ پاکستان اور فرانس دونوں کے چین سے تعلقات ہیں۔ فرانس نے گزشتہ سال ہی چین کو تسلیم کیا تھا۔

صدر ایوب کل لندن سے پیرس پہنچے تھے۔ لندن سے روانگی سے قبل انہوں نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ پاکستان سیٹو سنٹو کے معاہدوں سے مطمئن نہیں ہے تاہم وہ ان سے علیحدگی کا ارادہ نہیں رکھتا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے دورہ برطانیہ کے دوران جہاں کہیں گئے انہوں نے دوستی خیر سگالی کے جذبات پائے

● اسلام آباد - ۳۰ نومبر - وزارت خارجہ سے ایک اعلان کے مطابق حکومت پاکستان نے میجر جنرل نوابزادہ محمد شیر علی خان کو انڈونیشیا میں پاکستان کا نیا سفیر مقرر کیا ہے۔

● راولپنڈی ۳۰ نومبر - حکومت پاکستان نے بھارتی صوبہ راجستھان کے دارالحکومت اودے پور میں ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات پر بھارت کی حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے۔ اس فساد میں مسلمانوں کو سخت جانی نقصان پہنچا تھا۔ اور ان کی ۳۶ دکانیں جلا دی گئی تھیں۔

ریڈیو پاکستان کے مطابق احتجاجی مراسلے میں کہا گیا ہے کہ بھارتی اخبارات میں شائع شدہ اطلاعات اور راجستھان کے وزیر اعلیٰ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ فسادات طے شدہ منصوبے کے تحت کرائے گئے ہیں۔ اور جن لوگوں نے آتش زدگی اور لوٹ مار میں حصہ لیا ہے ان کو اس مقصد کے لئے خاص طور پر تربیت دی گئی تھی۔

● یوروشلم : ۳۰ نومبر بھارتی پارلیمنٹ میں جن سنگھ پارٹی کے قائد مسٹر کو ایم ترویدی اسرائیل کے ایک ہفتہ کے دورے پر یہاں پہنچ گئے ہیں۔ وہ یہاں اسرائیل وزیر خارجہ کے مہمان ہوں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴